Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۳ رجب ۱۳۹۳ھ ۴ ظہور ۱۳۵۲ ہش ۴ اگست ۱۹۷۳ء | نمبر ۱۷۷

رپورٹ ۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے سفر یورپ کے کوائف

موجودہ ایام میں اسلام اور احمدیت کی سربلندی کے لئے خاص طور پر دعائیں کی جائیں (حضور کا ارشاد)

(محترم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم۔اے):۔

محترم چوہدری صاحب موصوف اپنی رپورٹ محررہ ۱۹ جولائی ۱۹۷۳ء بنام امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب میں رقمطراز ہیں:۔

۱۹ جولائی کی مصروفیات

آج حضور نے صبح کمرے میں ہی قیام فرمایا۔ دوپہر کے کھانے سے کچھ دیر قبل حضور ہوٹل کی نشست گاہ میں تشریف لائے اور افراد قافلہ سے از راہِ شفقت دریافت فرمایا کہ رات پوری اشتہا کے ساتھ کھانا کھایا یا نہیں؟ سب خدام نے عرض کیا کہ ہمیں خوب بھوک لگی۔ حضور نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے معدے بھی کئی قسم کے بنائے ہیں۔ ایک معدہ تو گھوڑے کا ہے۔ گھوڑا جگالی نہیں کرتا اور سائز کے لحاظ سے اسے معدہ بھی بہت چھوٹا سا ملا ہے لیکن غذا کو بہت سرعت کے ساتھ ہضم کر لیتا ہے۔ اس لئے گھوڑے کو تھوڑے تھوڑے وقفہ کے ساتھ غذا دینی چاہیئے۔ پانی بھی گھوڑے کو غذا سے پہلے ہی پلا دینا چاہیئے۔ درمیان میں یا فوراً بعد پانی پلانا مناسب نہیں۔ دوسری قسم کا معدہ جگالی کرنے والے جانوروں میں پایا جاتا ہے۔ تیسری قسم انسانی معدے کی ہے۔

جھیلوں کا خوبصورت دیس

آج کی سیر کا راستہ حضور نے نقشے پر معین فرمایا۔ کھانے کے بعد حضور نے شام سوا چار بجے تک آرام فرمایا۔ دوپہر کے وقت سمندر Tide مدّ کی حالت میں تھا۔ اور ہوٹل سے پانی کا بہت پُر لطف نظارہ نظر آتا تھا۔ ساحل پر پانی کے ساتھ ساتھ چہل قدمی کیلئے خوبصورت سڑک بنائی گئی ہے جس کے ایک طرف سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہے اور دوسری طرف پھول۔ چبوترے۔ سیڑھیاں اور جگہ جگہ بنچ جنت نگاہ کا سامان لئے ہوئے سیر کرنے والوں کو آرام اور تسکین کی دعوت دے رہے ہیں۔ اس سارے علاقے میں تعطیلات منانے والے کاروں، بسوں، گاڑیوں، سائیکلوں، موٹر سائیکلوں پر اور پیدل بھی اُمڈ کر آئے ہوئے ہیں۔ نوجوان تو اکثر یورپ سے آئے ہیں۔ یہاں کے نوجوان عموماً سیر کے لئے یورپ جاتے ہیں۔ بوڑھے بے شمار ہیں جو ریٹائرڈ ہونے کے بعد فارغ بھی ہوتے ہیں۔ صفائی کا خاص اہتمام ہے۔ اتنے جمگھٹے کے باوجود کہیں سگرٹ کا ٹوٹا، ماچس کی تیلی یا کاغذ کا پُرزہ نظر نہیں آتا۔ البتہ پالتو کُتّے بے شمار ہیں۔ اس قسم کی تعطیل Holiday کے لئے ورکرز کو بھی رخصت ملتی ہے اور خاندانوں کے خاندان اپنے Haversack تھیلے اُٹھائے پیدل یہاں پہنچ جاتے ہیں۔ یوتھ ہاسٹل بھی جگہ جگہ موجود ہیں جہاں برائے نام کرایہ لیا جاتا ہے اور کھانا پکانے کی سہولت بھی مل جاتی ہے۔ ہوٹلوں کے علاوہ جگہ جگہ (کیمپنگ سائٹس) Camping sites خیمہ گاہیں موجود ہیں۔ بہت سے لوگ Caravans جو پہیوں پر چلتا پھرتا گھر ہوتا ہے، اپنی گاڑی سے کھینچ کر ساتھ لے آتے ہیں۔ جھیلوں کا یہ خوبصورت دیس بے حد سرسبز اور خوبصورت ہے۔ سکاٹ لینڈ کی سرحد کے نیچے واقع ہے اور کمبرلینڈ ویسٹ مورلینڈ Westmorland اور شمالی لنکاشائر پر مشتمل ہے۔ انگلستان کا سب سے بڑا قومی پارک بھی یہیں ہے۔ پہاڑ بھی ہیں۔ جھیلیں بھی ہیں۔ ساحل سمندر بھی ہے اور خوبصورت وادیاں بھی ہیں۔ نہایت پُرسکون اور شہروں کے شور و شغب سے یکسر عاری۔ کھیتوں میں گائیں اور بھیڑیں چرتی ہوئی نظر آتی ہیں اور شہروں میں بھی دیہات کا سا ماحول ہے۔ جدھر جائیں عام گھروں میں بھی بستر اور ناشتے (باقی صفحہ ۶ پر)

احباب جماعت چندہ تحریک جدید کی وصولی کی طرف خاص توجہ فرمائیں

احباب کو معلوم ہے کہ تحریک جدید کے سال رواں کے اختتام میں صرف تین مہینے باقی رہ گئے ہیں۔ اس لحاظ سے اب تک بجٹ کا ۳/۴ حصہ وصول ہو جانا چاہیئے تھا۔ مگر وصولی جون کے آخر تک صرف ۴۳ فیصد ہوئی ہے۔ جماعتوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ جلد از جلد چندہ ادا فرما کر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ٹھہریں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے:۔

"پہلے (چندہ) دینے کا ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ ایک دن کا ثواب بھی معمولی چیز نہیں کہ اسے چھوڑا جا سکے۔"

اس سلسلہ میں ان دنوں مجالس خدام الاحمدیہ "ہفتہ وصولی تحریک جدید" منا رہی ہیں۔ عہدیداران خاص طور پر اُن سے تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(قائمقام وکیل المال اوّل تحریک جدید)

مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب میدانِ عمل میں پہنچ گئے!

غانا سے مکرم عطاء اللہ صاحب کلیم نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ:۔

"مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب لندن سے بخیریت ۷ جولائی کو ٹیچیمان (غانا) پہنچ گئے ہیں اور ٹیچیمان ہسپتال کا چارج لے لیا ہے۔" یہ ہمارے انیسویں ڈاکٹر ہیں جو میدانِ عمل میں پہنچے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے وقف کو قبول فرمائے۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

احمدی لیڈی ڈاکٹر اپنی خدمات پیش کریں

فضل عمر ہسپتال میں ڈاکٹر فہمیدہ صاحبہ بعض ضروری وجوہ سے رخصت پر چلی گئی ہیں۔ ربوہ کے احباب کو لیڈی ڈاکٹر نہ ہونے کی وجہ سے آجکل بڑی دقت کا سامنا ہے۔ جماعت کی لیڈی ڈاکٹروں سے میری درخواست ہے کہ وہ مرکز سلسلہ میں تشریف لا کر دو مہینے یا اگر یہ مشکل ہو تو اس سے کم عرصہ کے لئے وقف عارضی کے طور پر گزاریں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطاء فرمائے۔ آمین

(ڈاکٹر لطیف احمد قریشی قائمقام انچارج فضل عمر ہسپتال)

پبلشر:۔ مسعود احمد۔ پرنٹر:۔ سید عبدالحی۔ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۲۴ ماہ ظہور ۱۳۵۲ھ

قرآن مجید کا باطنی اعجاز اور کمالات

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی ایک غرض یہ تھی کہ آپ قرآن مجید کے ظاہری اور باطنی کمالات کو آشکار کر کے اس کی عظمت دلوں میں بٹھائیں اور اس کے ساتھ والہانہ محبت کا جذبہ پیدا کر کے لوگوں کو اس کی تعلیماتِ حقہ پر عمل پیرا کرائیں اور اس طرح ان کی زندگیوں میں انقلاب پیدا کر دکھائیں، یہ کام آپ نے جس شان سے انجام دیا بجز معاندین کے جنہیں تعصب نے اندھا کر رکھا ہے۔ کیا اپنے اور کیا پرائے سب اس کے دل سے معترف ہیں۔

آپ نے قرآن مجید کے ظاہری اور باطنی اعجاز کو جس مسحور کُن انداز میں واضح فرمایا ہے وہ بجائے خود اپنے اندر معجزہ کی قدرت رکھتا ہے۔ قبل ازیں ہم قرآن مجید کے ظاہری اعجاز سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پُرمعارف تحریرات کے بعض اقتباسات ان کالموں میں ہدیۂ قارئین کر چکے ہیں۔ آج ہم قرآن مجید کے باطنی اعجاز کے بارہ میں حضور علیہ السلام کے حقائق و معارف سے پُر بعض ارشادات "نمونۃً" پیش کر کے یہ بتانا چاہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے قرآن مجید کے باطنی اعجاز کو جس تفصیل اور شرح و بسط کے ساتھ دلوں کو موہ لینے والے انداز میں بیان فرمایا ہے وہ خود اپنی مثال آپ ہے۔ آپ کی تحریرات جو قرآن مجید کے اعجاز عقلی، اعجاز علمی اور اعجاز تاثیری ہر سہ قسم کے اعجاز پر حاوی ہیں آپ کی پُرمعارف تصنیفات کے سینکڑوں صفحات پر پھیلی ہوئی ہیں۔ ہم صرف مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر چند اقتباس ہی ہدیۂ قارئین کرام کر سکیں گے۔ مثال کے طور پر حضور علیہ السلام قرآن پاک کے ظاہری اعجاز کا کسی قدر تفصیل سے ذکر کرنے کے بعد اس کے باطنی اعجاز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"یہ خوبیاں تو باعتبار ظاہر کے ہیں اور باعتبار باطن کے (تمام قرآن مجید کی طرح) اس میں یعنی سورۃ فاتحہ میں یہ خواص ہیں کہ وہ بڑی بڑی امراض روحانی کے علاج پر مشتمل ہے اور تکمیلِ قوتِ علمی اور عملی کے لئے بہت سا سامان اس میں موجود ہے اور بڑے بڑے بگاڑوں کی اصلاح کرتی ہے اور بڑے بڑے معارف اور دقائق اور لطائف کہ جو حکیموں اور فلسفیوں کی نظر سے چھپے رہے اس میں مذکور ہیں۔ سالک کے دل کو اس کے پڑھنے سے یقینی قوت بڑھتی ہے اور شک و شبہ اور ضلالت کی بیماری سے شفاء حاصل ہوتی ہے اور بہت سی اعلیٰ درجہ کی صداقتیں اور نہایت باریک حقیقتیں کہ جو تکمیلِ نفسِ ناطقہ کے لئے ضروری ہیں اس کے مبارک مضمون میں بھری ہوئی ہیں اور ظاہر ہے کہ یہ کمالات بھی ایسے ہیں کہ گلاب کے پھول کے کمالات کی طرح ان میں بھی عادتاً ممتنع معلوم ہوتا ہے کہ وہ کسی انسان کے کلام میں مجتمع ہو سکیں۔ اور یہ امتناع نظری بلکہ بدیہی ہے کیونکہ جن دقائق و معارفِ عالیہ کو خدائے تعالےٰ نے عین ضرورتِ حقہ کے وقت اپنے بلیغ اور فصیح کلام میں بیان فرما کر ظاہری اور باطنی خوبی کا کمال دکھلایا ہے اور بڑی نازک شرطوں کے ساتھ دونوں پہلوؤں ظاہر و باطن کو کمالیت کے اعلیٰ مرتبہ تک پہنچایا ہے یعنی اوّل تو ایسے معارف عالیہ ضروریہ لکھے ہیں جن کے آثار پہلی تعلیموں سے مندرس اور محو ہو گئے تھے اور کسی حکیم یا فیلسوف نے بھی ان معارف عالیہ پر قدم نہیں مارا تھا اور پھر اُن معارف کو غیر ضروری اور فضول طور پر نہیں لکھا بلکہ ٹھیک ٹھیک اُس وقت اور اُس زمانہ میں ان کو بیان فرمایا جس وقت حالت موجودہ زمانہ کی اصلاح کیلئے ان کا بیان کرنا از بس ضروری تھا اور بغیر ان کے بیان کرنے کے زمانہ کی ہلاکت اور تباہی متصوّر تھی۔ اور پھر وہ معارف عالیہ ناقص اور ناتمام طور پر نہیں لکھے گئے بلکہ کمّاً اور کیفاً کامل درجہ پر واقع ہیں اور کسی عاقل کی عقل کوئی ایسی دینی صداقت پیش نہیں کر سکتی جو ان سے باہر رہ گئی ہو اور کسی باطل پرست کا کوئی ایسا وسوسہ نہیں جس کا ازالہ اس کلام میں موجود نہ ہو۔ ان تمام حقائق و دقائق کے التزام سے کہ جو دوسری طرف ضروراتِ حقہ کے التزام کے ساتھ وابستہ ہیں فصاحت بلاغت کے اُن کمالات کو ادا کرنا جن پر زیادت متصوّر نہ ہو یہ تو نہایت بڑا کام ہے کہ جو بشری طاقتوں سے بہ بداہت نظر بلند تر ہے۔"

(براہین احمدیہ صفحہ ۳۳۵، ۳۳۶ حاشیہ نمبر ۱۱ طبع اوّل)

قرآن مجید کے ظاہری اور باطنی اعجاز اور اس کے نہایت درجہ پر واقع کمالات کی عظمت دلوں میں بٹھانے اور اس کے صحیح احساس سے قلوب و اذہان کو مالا مال کرنے کے لئے حضور علیہ السلام نے ایک اچھوتا اسلوب یہ اختیار فرمایا ہے کہ آپ نے بیک وقت چھ مختلف تصوّرات کو ذہن میں لانے اور پھر ان کی روشنی میں قرآن کے ظاہری اور باطنی اعجاز اور کمالات کی عظمت پر غور کرنے کی دعوت دی ہے چنانچہ حضور علیہ السلام رقم فرماتے ہیں:-

"ان خوبیوں کی عظمت اور شوکت اور بے نظیری اُس وقت کھلتی ہے کہ جب انسان سب کچھ من حیث الاجتماع اپنے خیال میں لاوے اور اس اجتماعی ہیئت پر غور اور تدبّر سے نظر ڈالے مثلاً **اوّل** اس بات کے تصور کرنے سے کہ ایک کلام کی عبارت ایسے اعلیٰ درجہ کی فصیح اور بلیغ اور ملائم اور شیریں اور سلیس اور خوش طرز اور رنگین ہو کہ اگر کوئی انسان کوئی ایسی عبارت اپنی طرف سے بنانا چاہے کہ جو بہ تمام و کمال انہیں معانی پر مشتمل ہو کہ جو اس بلیغ کلام میں پائے جاتے ہیں تو ہرگز ممکن نہ ہو کہ وہ انسانی عبارت اس پایۂ بلاغت اور رنگینی کو پہنچ سکے۔ پھر ساتھ ہی یہ **دوسرا تصور** کرنے سے کہ اس عبارت کا مضمون ایسے حقائق اور دقائق پر مشتمل ہو کہ جو فی الحقیقت اعلیٰ درجہ کی صداقتیں ہوں اور کوئی فقرہ اور کوئی لفظ اور کوئی حرف ایسا نہ ہو کہ جو حکیمانہ بیان پر مبنی نہ ہو۔ پھر ساتھ ہی یہ **تیسرا تصور** کرنے سے کہ وہ صداقتیں ایسی ہوں کہ حالت موجودہ زمانہ کو ان کی نہایت ضرورت ہو۔ پھر ساتھ ہی یہ **چوتھا تصور** کرنے سے کہ وہ صداقتیں ایسی بے مثل و مانند ہوں کہ کسی حکیم یا فیلسوف کا پتہ نہ مل سکتا ہو کہ ان صداقتوں کو اپنی نظر اور فکر سے دریافت کرنیوالا ہو چکا ہو۔ پھر ساتھ ہی یہ **پانچواں تصوّر** کرنے سے کہ جس زمانہ میں وہ صداقتیں ظاہر ہوئی ہوں ایک تازہ نعمت کی طرح ظاہر ہوئی ہوں اور اُس زمانہ کے لوگ اُن کے ظہور سے پہلے اس راہِ راست سے بکلّی بے خبر ہوں۔ پھر ساتھ ہی یہ **چھٹا تصوّر** کرنے سے کہ اس کلام میں ایک آسمانی برکت بھی ثابت ہو کہ جو اسکی متابعت سے طالبِ حق کو خداوند کریم کے ساتھ ایک سچا پیوند اور ایک حقیقی انس پیدا ہو جائے اور وہ انوار اسمیں چمکنے لگیں کہ جو مردانِ خدا میں چمکنے چاہئیں۔ یہ کُل مجموعی ایک ایسی حالت میں معلوم ہوتا ہے کہ عقلِ سلیم بلا توقف و تردّد حکم دیتی ہے کہ بشری کلام کا ان تمام مراتبِ کاملہ پر مشتمل ہونا ممتنع اور محال اور خارق عادت ہے اور بلاشبہ ان تمام فضائلِ ظاہری و باطنی کو بنظرِ یکجائی دیکھنے سے ایک رعب ناک حالت ان میں پائی جاتی ہے کہ جو عقلمند کو اس بات کا یقین دلاتی ہے کہ اس کُل مجموعی کا انسانی طاقتوں سے انجام پذیر ہونا عقل اور قیاس سے باہر ہے۔" (براہین احمدیہ صفحہ ۳۴۲، ۳۴۳ حاشیہ نمبر ۱۱ طبع اوّل)

الغرض قرآن مجید کے ظاہری اور باطنی اعجاز اور اسکے انتہائی درجہ پر واقع کمالات کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس زمانہ میں جس حُسن و خوبی، عمدگی، خوش اسلوبی نیز قوت و شوکت اور جودت و ندرت کے ساتھ عجب دلنشیں و مسحور کُن انداز میں واضح و آشکار فرمایا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ اور یہ آپ کا وہ رفیع الشان کارنامہ ہے جو تا قیامت درخشندہ و تابندہ رہے گا اور اسکی وجہ سے لوگ قرآن عظیم کے ساتھ محبت پیار کرنے، اسے حرزِ جان بنانے اور اسکے حقائق و دقائق سے مالا مال ہونے، اسکے انوار سے اپنے سینوں کو منور کرنے اور اس کی تعلیماتِ حقہ پر عمل پیرا ہونے سعادت سے بہرہ یاب ہوتے چلے جائیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمانوں کو باہمی اتفاق اور اتحاد کی دعوت

حضرت مصلح موعود کا خطاب ـ عالمِ رؤیا میں

مکرم شیخ عبدالقادر صاحب ۲۱۵ - رستم پارک نواں کوٹ لاہور

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے دل میں اسلام کا درد عامۃ المسلمین کی ہمدردی اس درجہ کمال پر تھی کہ عالم رؤیا میں بھی وہ مسلمانوں کو دعوت اتحاد و اتفاق دیتے اور تشتت و افتراق کے انجام بد سے ڈراتے ہیں۔ "عالم رؤیا میں مصلح موعود کی تقاریر" ایک مستقل موضوع ہے۔ مجھے صرف آپ کے دو رؤیا بیان کرنے ہیں جن میں "اتحاد المسلمین" کی دعوت اتنی دردمندی سے دی گئی ہے کہ دل پگھل جاتے ہیں کاش مسلمان اس پر کان دھرتے اور اپنے مذہبی اور سیاسی اختلافات کو اتنا نہ بڑھاتے کہ اُن کا وجود ہی خطرے میں پڑ جاتا۔

پہلا رؤیا اسرائیل کے عالم وجود میں آنے سے پہلے کا ہے یعنی اگست ۱۹۴۶ء کا اس میں آپ اسلامی ممالک کے حکمرانوں سے مخاطب ہیں۔

"میرے سامنے جو شخص بیٹھا ہے جس کو میں کوئی بادشاہ یا رئیس سمجھتا ہوں اور اس کی شکل اور طرز سے معلوم ہوتا ہے جیسے وہ یمن کا بادشاہ ہے۔ میں اس سے مخاطب ہوا اور میں نے بڑے زور سے کہا دیکھو یہ وقت اسلام کے لئے اتحاد کا وقت ہے ...... مذہبی اختلافات باہمی کتنا ہی ہوں مگر اسلام کی ظاہری شوکت کی حفاظت کے لئے مسلمانوں کو جمع ہو جانا چاہیئے کیونکہ اس کا بھی نو اثر اسلام کی آئندہ ترقی پر ہوتا ہے پھر میں نے کہا جو شخص ایسے نازک وقت میں بھی اتحاد کے لئے کوشش نہیں کرتا وہ قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گردن اونچی کس طرح کر سکے گا۔ جب میں نے یہ فقرہ کہا تو میرے دل میں بہت زیادہ جوش پیدا ہو گیا اور رقت کے ساتھ میرے گلے میں پھندا پڑ گیا اور میری آنکھوں میں آنسو آگئے اور میں نے اپنے سامنے کے شخص کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ جب تم لوگوں میں سے کوئی شخص اپنے بیٹے کے پھٹے ہوئے کپڑے دیکھتا ہے تو اس کے دل میں سوز و گداز پیدا ہو جاتا ہے اور رقت پیدا ہو جاتی ہے اور اس کی آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں مگر تم یہ خیال نہیں کرتے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی طرف منسوب ہونے والوں کا تفرقہ دیکھتے ہوں گے تو ان کو کتنی تکلیف ہوتی ہوگی جو شخص ایسے وقت میں بھی باہمی اتحاد کی طرف قدم نہیں اٹھاتا۔ یقیناً وہ رسول اللہ کے سامنے گردن اٹھا کر کھڑا نہیں ہو سکے گا۔ میرے ان فقرات کو سن کر تمام حاضرین پر بھی رقت طاری ہو گئی اور وہ شخص جسے میں سمجھتا تھا۔ یمن کا بادشاہ ہے اُس کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ کر کے آنسو گرنے لگے اور وہ جوش سے کود کر آگے آیا اس نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور نہایت ہی گرمجوشی کے ساتھ اس کو بوسہ دیا اور میں نے دیکھا کہ وہ دونوں فریق جن کے درمیان میں معاہدہ کرا رہا تھا۔ وہ بھی اس بات پر متفق ہو گئے کہ اس شرط کو معاہدہ میں رکھ دیا جائے ......

...... اس خواب سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کے لئے ایک بہت ہی نازک وقت آنے والا ہے اور مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان معاملات میں آپس میں اتحاد کریں جنہیں اختلاف کرنے پر ان کا مذہب اور عقیدہ انہیں مجبور نہیں کرتا ......

اس رؤیا نے ہمیں اس امر کی طرف دلائی ہے کہ اسلام کے لئے ایک نازک دور آرہا ہے اور مسلمانوں کو دینی اور سیاسی معاملات میں اپنے آپ کو متحد کر لینا چاہیئے کیونکہ اسی میں مسلمانوں کی نجات ہے۔ یہ نہایت ہی مشکل بات ہے۔ آسان بات نہیں۔ اس وقت گروہوں کی طبائع میں اس قدر اختلاف پیدا ہو چکا ہے کہ وہ خلافی مسائل پر زور دینا زیادہ پسند کرتے ہیں بہ نسبت اتحاد کی کوشش کے بحیثیت مجموعی انہیں مسلمانوں کی بہبودی کی اتنی فکر نہیں جتنی ہر پارٹی کو اپنی پارٹی کی فکر ہے۔ میں اس خواب کے ظاہر کرتے وقت ہر احمدی کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اپنے اپنے حلقہ اثر میں مسلمانوں کو اس طرف توجہ دلائے کہ تمہاری پھوٹ تمہاری تباہی کا موجب ہوگی۔ اس وقت تمہیں اپنی ذاتی اور اپنے خیالوں اور اپنی پارٹیوں کو بھول جانا چاہیئے اور ہر مسلمان کہلانے والے کو اسلام کی حفاظت کے لئے متحد کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور اختلاف کو نظر انداز کر دینا چاہیئے۔ ہر ایک سے یہ مت خواہش کرو کہ وہ سو فی صدی تمہارے ساتھ مل جاوے لہٰذا اس سے یہ پوچھو کہ اس جد وجہد میں تم کتنی مدد کر سکتے ہو جتنی مدد وہ کرنے کے لئے تیار ہو اسکو خوشی سے قبول کرو اور اس وجہ سے کہ وہ سو فی صدی تمہارے ساتھ نہیں اسکو دھتکارو نہیں کہ اسلام کی صفوں میں رخنہ پیدا مت کرو۔ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اس آواز کو اٹھائے اور رات اور دن اس کام میں لگ جائے حتیٰ کہ سیاسی پارٹیاں آپس میں اتحاد کرنے پر مجبور ہو جائیں۔ میں یقین کرتا ہوں کہ اگر اب بھی مسلمان اختلاف پر زور دینے کی بجائے اتحاد کے پہلوؤں پر جمع ہو جائیں تو اسلام کا مستقبل تاریک نہیں ہوگا ورنہ افق سماء پر مجھے سپین کا لفظ لکھا نظر آتا ہے" (الفضل ۲۸ اگست ۱۹۴۶ء)

دوسرا رؤیا ۱۹۵۱ء میں حضرت مصلح الموعودؓ نے دیکھا۔ یہ رؤیا موجودہ حالات کے لحاظ سے بڑا اہم ہے۔ اس میں پاکستان کی بقا کے لئے ایک نسخہ کیمیا بتایا گیا اور دشمنوں کے منصوبوں سے بھی آگاہ کیا گیا دشمن کی کوشش یہ ہے کہ مسلمان کو مسلمان کے خلاف لڑا دیا جائے اس طرح انکے علاقوں پر قبضہ کر لیا جائے اس رؤیا میں بھی ایک ولولہ انگیز تقریر میں حضرت المصلح الموعودؓ دعوت اتحاد دیتے ہیں اور پاکستان کے دشمنوں کے بچھائے ہوئے دام ہمرنگ زمین سے بچنے کی تلقین کرتے ہیں۔ اس رؤیا کی تلخیص درج ذیل ہے:

"میں نے دیکھا کہ میرے پاس کچھ لوگ ریاست کشمیر کے آئے اور انہوں نے مجھ سے کہا کہ آپ ہماری مدد کریں تو ہم کشمیر کا ایک علاقہ فتح کرنا چاہتے ہیں میں نے کہا کہ پہلے آپ مجھے وہ علاقہ دکھائیں اسکے بعد میں فیصلہ کروں گا۔ میرے دل میں اس وقت شک پیدا ہوا کہ ایسا نہ ہو یہ لوگ ملک کے بدخواہ ہوں اور خود ایسے علاقہ میں فساد کرنا چاہتے ہوں جو پاکستان کے ساتھ ہے یا پاکستان کے ماتحت ہے مگر میں نے اپنا یہ شبہ ان پر ظاہر نہیں کیا ان لوگوں نے میرے ساتھ ایک وقت مقرر کیا اور مجھے اپنے ساتھ اس جگہ پر لے گئے میں نے دیکھا کہ ایک پہاڑی سا علاقہ ہے ...... علاقہ کے دیکھنے کے بعد میری طبیعت پر یہی اثر ہوا کہ لوگ پاکستان کے ساتھ تعلق رکھنے والے کشمیری علاقہ میں کچھ گڑبڑ کرنا چاہتے ہیں۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ لیڈر میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ آپ نے کیا فیصلہ کیا ہے۔ تب میں نے حقیقت معلوم کرنے کے لئے اُن سے کہا کہ کشمیر کا لفظ جب ہم آجکل بولتے ہیں تو اسکے تین معنے ہوتے ہیں اوّل۔ وہ حصہ جو اس وقت پاکستان کے انتظام کے نیچے ہے دوم۔ وہ حصہ جو آزاد کشمیر کے انتظام کے نیچے ہے اور درحقیقت وہ بھی پاکستان کا ہمدرد یا پاکستان سے تعلق رکھنے والا ہے۔ تیسرے۔ وہ حصہ جو ابھی بھارت کے ماتحت ہے جو صرف پاکستان کے ماتحت ہے یا پاکستان سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے پاس ہے اسکو فتح کرنیکے تو کوئی معنے ہی نہیں اس کو فتح کرنے کے معنی ہیں۔ فساد پیدا کرنا اور ملک سے غداری کرنا۔ ہاں ملک کو طاقت ان علاقوں کو فتح کرنے سے بے شک ہو سکتی ہے۔ جو ابھی آزاد کشمیر گورنمنٹ کے پاس نہیں آئے یا پاکستان گورنمنٹ کے ماتحت نہیں آئے تو آپ یہ بتائیے کہ یہ علاقہ جو آپ لینا چاہتے ہیں ان تینوں میں سے کس قسم کا ہے میں نے دیکھا کہ وہ میرے اس سوال کا جواب دینے سے ہچکچاتے ہیں اور میں نے سمجھ لیا کہ درحقیقت وہ اس علاقہ میں فساد کرنا چاہتے ہیں جو پاکستان کے ماتحت ہے یا آزاد کشمیر گورنمنٹ کے ماتحت ہے یہ بات معلوم کر کے میں نے سمجھا کہ میں ان لوگوں کی مدد نہیں کر سکتا چنانچہ میں نے بغیر اسکے کہ ان پر پوری طرح بات ظاہر کروں ان سے کہا کہ ایسے علاقہ کے فتح کرنے کی کوشش کرنا جو پہلے ہی پاکستان سے تعلق رکھتا ہے ملک سے غداری ہے ...... معاً مجھے خیال آیا کہ وہ گاؤں جو پل کے پاس نہر کے کنارے پر تھا ہے میں کیوں نہ اس گاؤں کے لوگوں کو تیار کروں کہ وہ ان لوگوں کا مقابلہ کریں تا ایسا نہ ہو کہ وہ لوگ فساد کر کے پاکستان کو نقصان پہنچائیں۔ چنانچہ میں نے ان لوگوں میں کھڑے ہو کر یہ تقریر شروع کی کہ دیکھو یہ کچھ لوگ آئے ہیں ان کی نیت یہ ہے کہ بجائے پاکستان سے تعلق رکھنے والے کشمیری علاقہ میں فساد پیدا کریں

یہ ملک کی غداری ہے ہمیں چاہیئے کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیشتر اس کے کہ یہ ایسا کریں ان کا مقابلہ کریں چنانچہ میری ان باتوں کا نوجوانوں پر اثر ہوا اور وہ تیار ہو گئے کہ ہم ان کا مقابلہ کریں مگر اسی دوران ان میں گاؤں کے کچھ بڈھے ان لوگوں سے جا کر ملے۔ اور انہوں نے ان کو مذہب کی بناء پر برانگیختہ کر دیا چنانچہ انہوں نے وہاں سے واپس آکر نوجوانوں کو کہنا شروع کر دیا کہ یہ تو مرزائی ہیں کیا تم ان کے ساتھ مل کر کام کرنا چاہتے ہو اور میں نے دیکھا کہ وہ نوجوان جو پہلے اس بات پر آمادہ تھے کہ ان کو روکیں اور پیشتر اس کے کہ وہ فساد آمادہ ہوں ان کو شکست دے دیں وہ پھسل گئے اور انہوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ ہم مرزائیوں کے ساتھ مل کر کس طرح کام کر سکتے ہیں۔ تب میں جوش کے ساتھ ان میں تقریر کرنے لگا۔ کہ دیکھو یہ مرزائیت اور احمدیت کا سوال نہیں۔ یہ سوال تو تمہارے ملک کا ہے۔ میں تمہیں اس وقت احمدیت کی تبلیغ نہیں کر رہا۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ ان لوگوں کے افعال کا نتیجہ تمہارے ملک کے لئے نقصان دہ ہوگا۔ اگر میرا یہ خیال ٹھیک ہے تو تم کو اپنے ملک کی محبت کی خاطر ان کا مقابلہ کرنا چاہیئے اور ان کو اس فتنہ سے روکنا چاہیئے لیکن میں نے دیکھا کہ میری باتوں کا ان پر کوئی اثر نہ ہوا۔ اور وہ بڈھے برابر یہی کہتے چلے گئے کہ یہ مرزائی ہے اور مرزائی کے ساتھ ہمارا ملاپ نہیں ہو سکتا اور نوجوان جوش میں آگئے۔

میں نے سوچا کہ اب دلیری کے ساتھ ان کا مقابلہ کرنا چاہیئے چنانچہ میں نے اپنے سینے کو ننگا کیا اور چھاتی تان کر ان کے سامنے کھڑا ہو گیا اور یہ کہنا شروع کیا کہ میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا جو اپنے ملک سے غداری کرنے لگے تھے اور اس کو نقصان پہنچانا چاہتے تھے اور میں نے تم لوگوں کو بتایا کہ تمہارے لئے موقع ہے کہ تم ملک کو نقصان سے بچا لو اور پیشتر اس کے کہ وہ ملک سے غداری کریں تم ان کا مقابلہ کرو لیکن تمہارے بڈھے لوگوں نے تمہیں یوں ورغلا دیا کہ یہ مرزائی ہے اور اس کو مارنا گویا عین ثواب ہے۔ حالانکہ مرزائی اور احمدی ہونے کے صرف یہی معنی ہیں کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک آواز آئی اور ہم نے اس کو قبول کر لیا اگر خدا تعالیٰ کی آواز کو قبول کرنا انسان کو واجب القتل بناتا ہے تو دیکھو تمہارے سامنے کھڑا ہوں میری چھاتی ننگی ہے تم مجھ پر حملہ کر دو اور مجھے مار ڈالو پھر میں نے بڑے جوش سے کہا کہ اگر تم میں سے کوئی شخص شوق رکھتا ہے کہ اس شخص کو قتل کرے جس نے خدا تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہا تو اس کے لئے آج موقع ہے۔ میں موجود ہوں وہ اپنی اس خواہش کو پورا کرے مگر جب میں نے یہ باتیں بڑے جوش سے کیں تو بجائے اس کے کہ وہ لوگ مجھ پر حملہ کرتے ان کے چہروں سے ڈر اور خوف کے آثار ٹپکنے لگے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔ اس وقت مجھے خیال آیا کہ اب ان لوگوں کے دل میں خدا تعالیٰ کی خشیت پیدا ہو گئی ہے اگر میں پھر ان کو پہلی بات کی طرف بلاؤں تو یہ لوگ میری بات کو مان لیں گے تب میں نے پھر ان کو کہنا شروع کیا کہ اے لوگو کچھ لوگ تمہارے ملک سے دشمنی کرنا چاہتے تھے میں نے تم کو وقت پر ہوشیار کیا اور تم کو بتایا کہ اگر تم چاہو تو پیشتر اس کے کہ وہ تمہارے ملک کو نقصان پہنچائیں تم ان کے شر کا ازالہ کر سکتے ہو مگر بجائے اس کے کہ تم میری بات سے فائدہ اٹھاتے تم نے مرزائیت اور احمدیت کا سوال اٹھا لیا اور یہ نہ سمجھے کہ اس معاملہ میں احمدیت اور مرزائیت کا کیا تعلق ہے۔ تمہارے اپنے ملک کی زندگی اور موت کا سوال ہے اب بھی میں تمہیں کہتا ہوں کہ میرا قصور سوائے اس کے اور کوئی نہیں کہ خدا تعالیٰ نے ایک آواز بلند کی اور میں نے اسے سن کر قبول کر لیا۔ یہ کوئی ایسی بات نہیں جس کی وجہ سے تم خود اپنے ملک سے دشمنی کرنے لگو لیکن فرض کرو کہ میں ایسا ہی برا ہوں تب بھی وہ بات جو میں نے تمہیں کہی ہے وہ تو تمہارے ملک کے فائدہ کی ہے۔ اگر وہ بات تمہاری سمجھ میں آتی ہے تو اس پر عمل کرو۔ اب میں پھر تم کو بلاتا ہوں تم آؤ اور میرے ساتھ مل کر اس فتنہ کا ازالہ کرو

(الفضل ۲۳ اکتوبر ۱۹۵۱ء)

قائدین کرام خدام الاحمدیہ
کا چندہ ۳۰/۶ تاریخ تک
مرکز کو پہنچا دیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تحریکِ آزادئ کشمیر کا ایک نامور رہنما

خواجہ غلام نبی گلکار انور مرحوم

(کلیم اختر منقول از روزنامہ مساوات ۲۸ جولائی ۱۹۷۳ء)

"تحریک حریت کشمیر" سے دلچسپی اور ہمدردی رکھنے والے حلقوں میں یہ خبر نہایت رنج وغم کے ساتھ پڑھی جائے گی کہ گذشتہ دنوں تحریک آزادی کشمیر کے ممتاز رہنما خواجہ غلام نبی گلکار انور راولپنڈی میں انتقال فرما گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون اور یوں ریاستی عوام ایک ایسے انسان کی قومی اور ملی خدمات سے محروم ہو گئے ہیں جو پوری نصف صدی تک ڈوگرہ اور بھارتی سامراج کی کلفتوں کے خلاف نبرد آزما رہا اور میدان عمل میں جمی ڈٹا رہا

خواجہ غلام نبی گلکار کا شمار ریاست کے ان چند اولین انسانوں میں ہوتا ہے جنہوں نے خفتہ بخت کشمیریوں کو بیدار کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا اور ڈوگرہ حکمران کی چیرہ دستیوں کو للکارا۔ خواجہ غلام نبی گلکار کے رفقاء کار میں شیر کشمیر شیخ محمد عبداللہ۔ چوہدری غلام عباس مرحوم سردار گوہر الرحمن لودھی، میر واعظ مولوی محمد یوسف شاہ مرحوم، مستری یعقوب علی مرحوم، خواجہ عبدالرحیم اور شیخ عبدالحمید وکیل شامل تھے اب اسی قافلہ حریت میں سے معرکہ جنگ کے اس پار صرف شیر کشمیر شیخ محمد عبداللہ بقید حیات ہیں اور ادھر پاکستان میں سردار گوہر الرحمن خان لودھی شیخ عبدالحمید وکیل اور خواجہ عبدالرحیم غریب الدیاری کی زندگی بسر کر رہے ہیں

خواجہ غلام نبی گلکار انور نہ صرف کہ تنج کدل ریڈنگ روم کے بانیوں میں سے تھے بلکہ حکومت آزاد کشمیر کے بانی ہونے کا شرف بھی انہیں حاصل ہے انہوں نے اسی دور میں آزادی کی تحریک جاری کی جب شیخ محمد عبداللہ اور چوہدری غلام عباس ایسے ممتاز رہنما تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ خواجہ غلام نبی گلکار نے آل کشمیر سوشل اپلفٹ ایسوسی ایشن قائم کی پھر ریڈنگ روم کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اسی پارٹی کے ایک صدر شیخ محمد عبداللہ اور جنرل سیکرٹری خواجہ غلام نبی گلکار مرحوم تھے ۱۹۳۱ء میں تحریک میں انہوں نے بھرپور حصہ لیا اور یہاں پر یہ امر قابل ذکر ہے کہ ۱۹۳۱ء کا پہلا سیاسی قیدی ہونے کی سعادت خواجہ صاحب مرحوم کو ہی حاصل تھی ان کی گرفتاری پر کشمیر میں ۱۹ دن تک مسلسل اور مکمل ہڑتال رہی خواجہ صاحب نہ صرف کہ ایک سیاسی رہنما تھے بلکہ مزدور پیشہ عوام کے ساتھی بھی تھے انہوں نے ریاست میں لیبر یونین کی بنیاد رکھی آپ کو ڈوگرہ حکومت نے کئی بار پابند سلاسل بنایا مگر ان کے پایہ استقلال میں ذرہ بھر لغزش نہ آئی کئی بار حکومت نے لالچ کی ترغیب دی مگر کشمیر کا یہ ایثار پیشہ انسان اپنی راہ سے نہ ہٹا ۱۹۳۱ء میں آپ نے جامع مسجد سری نگر میں ایک مجاہدانہ وصیت کی یہ وصیت ابھی تک اسی عہد کے اخبارات میں محفوظ ہے۔

خواجہ گلکار نے کہا تھا کہ اگر میں مر جاؤں یا مارا جاؤں تو میری لاش کو بجائے قبرستان کے کسی ایسے چوراہے پر دفن کر دیا جائے جو آزادی ملنے کے بعد مجاہدین آزادی کا گزر گاہ ہو تاکہ ان کے گذرنے اور چلنے کی آواز سے روح کو تسکین ہو۔"

۱۹۳۱ء سے لے کر ۱۹۴۷ء تک ڈوگرہ حکومت نے آپ کو چھ بار قید کیا آپ کا تعلق جموں وکشمیر مسلم کانفرنس سے تھا چنانچہ ۱۹۴۶ء میں گو آپ آزاد امیدوار کی حیثیت سے اسمبلی کے انتخاب میں کھڑے ہوئے مگر آپ نے ہمیشہ مسلم کانفرنس کا ساتھ دیا جب ڈوگرہ حکومت نے کانگریس سے ساز باز کر کے جموں وکشمیر پر قبضہ کرنے کا منصوبہ بنایا تو آپ نے ۴ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو عارضی جمہوریہ آزاد جموں وکشمیر حکومت کے قیام کا اعلان کر کے مہاراجہ کی حکومت کے خلاف بغاوت کر دی اور اس بات پر تمام مؤرخین کشمیر اور مبصرین متفق ہیں کہ آزاد کشمیر کے بانی خواجہ غلام نبی گلکار انور تھے۔

پاکستان سے محبت

خواجہ غلام نبی گلکار کو پاکستان سے بے حد محبت تھی آپ نے صوبہ سرحد کے ریفرنڈم کے موقع پر پاکستان کی حمایت میں زبردست پراپیگنڈا کیا اور قیام پاکستان کے بعد ریاست میں تحریک پاکستان اور الحاق پاکستان کے لئے شب و روز کام کیا آپ کو حکومت پاکستان نے جنگی قیدیوں کے تبادلہ میں ڈوگرہ حکومت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زکوٰۃ دینے سے اموال میں کمی نہیں آتی

بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ اگر ہم زکوٰۃ ادا کرنے لگیں گے تو اس سے ہمارے اموال کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے جو درست نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **وما اٰتیتم من زکوٰۃ تریدون وجہ اللہ فاولٰئک ھم المضعفون** (سورۃ روم آیت ۴۰) یعنی جو زکوٰۃ محض اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے دیں گے تو ایسے طور پر دینے والے اپنے مالوں کو کم نہیں کرتے بلکہ بڑھاتے ہیں۔ ایک اور جگہ یوں ارشاد ہوتا ہے **وما انفقتم من شیءٍ فھو یخلفہ وھو خیر الرازقین**۔ (سورۃ سبا آیت ۴۰) یعنی جو کچھ بھی تم خرچ کرو گے اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی بجائے اور دے گا۔ اور وہ سب سے اچھا دینے والا ہے۔

پس جماعت کے صاحب نصاب احباب و خواتین کی خدمت میں درخواست ہے کہ واجب الادا زکوٰۃ شرح صدر اور بشاشت قلبی کے ساتھ ادا فرمائیں۔

(ناظر بیت المال آمد صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ۳۱واں سالانہ اجتماع

۲، ۳، ۴ نومبر ۱۹۷۳ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع امسال

۲ - ۳ - ۴ - نومبر بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار

منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

جماعت احمدیہ شاہ مسکین کا سالانہ تربیتی جلسہ

جماعت احمدیہ شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ کا سالانہ تربیتی جلسہ ۱۵ر جولائی ۱۹۷۳ء کو زیر صدارت میاں عبدالرحمٰن صاحب چغتائی ڈپٹی ڈائریکٹر انڈسٹریز (انسپکشن) منعقد ہوا۔ سید مبارک احمد شاہ صاحب سیکرٹری جماعت شاہ مسکین، حکیم محمد علی صاحب چغتائی اور رانا عزیز الرحمٰن صاحب نے تقاریر کیں۔ جلسہ کے اختتام پر اسلام کی ترقی، پاکستان کی سلامتی اور جنگی قیدیوں کی رہائی کے لئے دعائیں کی گئیں۔ اور جلسہ پانچ بجے شام اختتام پذیر ہوا۔

(سید محمد خالق شاہ۔ شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ)

روزنامہ الفضل ربوہ

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر میں

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی چیز نہیں مگر وہ دن آرہے ہیں اور وہ زمانہ آنے والا ہے جب کہ الفضل کی ایک ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپے ہوگی۔ لیکن کوتاہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے۔"

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

درخواستِ دعا

میرے والد صاحب حکیم جان محمد عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ اور جمعہ کے دن اچانک چوٹ لگ جانے کی وجہ سے بائیں ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ آپ میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

(نذیر احمد نعیم۔ اچھرہ۔ لاہور)

توسیع اشاعت الفضل کے لئے دورہ

نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی کو توسیع اشاعت الفضل کے سلسلہ میں علاوہ بعض دیگر مقامات کے ذیل کے مقامات پر خصوصیت سے بھجوایا جا رہا ہے:۔

سکھر	روہڑی	خیرپور میرس	محراب پور
کنڈیارو	کرونڈی	باندھی	نواب شاہ
شہدادپور	حیدرآباد	بدین	ٹنڈو غلام علی
بشیرآباد	میرپور خاص	ڈگری	نوکوٹ
فضل بھمبھرو	محمدآباد	نبی سرروڈ	کنری۔
لاہور	سیالکوٹ۔		

مکرم خواجہ صاحب موصوف توسیع اشاعت الفضل کے فریضہ کی انجام دہی کے علاوہ بوقت ضرورت اصلاح و ارشاد کے فرائض بھی ادا کریں گے متعلقہ جماعتوں کے امرائے کرام اور صدر صاحبان نیز دیگر عہدیداران اور محبان سلسلہ عالیہ احمدیہ بالخصوص الفضل سے پورا پورا تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

ٹنڈر نوٹس

"ریمبر ٹنڈر ان" بی کلاس ٹھیکیداروں سے حسب ذیل کاموں کے لئے مطلوب ہیں جنہوں نے سال ۷۴-۱۹۷۳ء کی اندراج و تجدید فیس جمع کرا دی ہو۔ ٹنڈر مندرجہ ذیل تاریخوں کو ساڑھے گیارہ بجے وصول کئے جائیں گے۔ ٹنڈر فارم بعوض مبلغ -/۱۰۰ روپے (ناقابل واپسی) وصولی کی تاریخ سے ایک روز پیشتر تک ہیڈ کلرک سے لئے جا سکتے ہیں۔ ٹنڈر اسی روز و وقت ٹھیکیداران یا نمائندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔ زر ضمانت بذریعہ چالان خزانہ۔ یا ڈیپازٹ کال ہمراہ ٹنڈر ہونا ضروری ہے اس کی عدم موجودگی میں ٹنڈر فارم جاری نہیں کیا جائے گا۔ کام کی تفصیلات، شرائط، نقشہ جات وغیرہ زیر دستخطی کے دفتر میں دوران اوقات کار دیکھے جا سکتے ہیں۔ زیر دستخطی بغیر وجہ بتلائے کوئی یا تمام ٹنڈر مسترد کرنے کا مجاز ہے۔

نمبر شمار	نام کام	زر تخمینہ	زر ضمانت	میعاد	تاریخ وصولی ٹنڈر
۱	تعمیر سڑک موہلی خیر والی بچھراں گروپ I میل ۵ تا ۵/۸	۶۵۰,۰۰۰	۱۳,۰۰۰	۹ ماہ	۲۱-۸-۷۳
۲	ایضاً گروپ II میل ۵/۸ تا ۱۱/۱	۶۵۰,۰۰۰	۱۳,۰۰۰	۹ ماہ	۳۱-۸-۷۳
۳	ایضاً گروپ III تقریباً ۵ ۱/۲ میل لمبی (ماسوائے پل جھال جبر برانچ)	۶۵۰,۰۰۰	۱۳,۰۰۰	۹ ماہ	۱۳-۹-۷۳
۴	تعمیر سڑک نواں خنیدا والا۔ دلیوالہ گروپ I از دلیوالہ ۵/۵ میل	۸۰۰,۰۰۰	۱۶,۰۰۰	۹ ماہ	۲۱-۸-۷۳
۵	ایضاً گروپ II	۸۰۰,۰۰۰	۱۶,۰۰۰	۹ ماہ	۳۱-۸-۷۳
۶	ایضاً گروپ III	۸۰۰,۰۰۰	۱۶,۰۰۰	۹ ماہ	۱۳-۹-۷۳
۷	تعمیر سڑک چکڑالہ مسان گروپ I میل ۰ تا ۵ (ماسوائے پل کلاں)	۷۵۰,۰۰۰	۱۵,۰۰۰	۹ ماہ	۲۱-۸-۷۳
۸	ایضاً گروپ II میل ۵ تا ۱۰	۷۵۰,۰۰۰	۱۵,۰۰۰	۹ ماہ	۳۱-۸-۷۳
۹	تعمیر سڑک دریا خان۔ کلور کوٹ حصہ دوم پنج گرائیں تا میل میل ۹ ۱/۲ تا ۱۶ ۱/۲	۹۰۰,۰۰۰	۱۸,۰۰۰	۹ ماہ	۲۱-۹-۷۳

۱۴۱۳ | 2500 ایگزیکٹو انجینئر ہائی وے ڈویژن میانوالی

دانت اور مسوڑھے

خراب ہوں تو خون، پیپ اور جراثیم خوراک کے ساتھ معدہ اور انتڑیوں میں پہنچ کر کئی بیماریاں پیدا کرتے ہیں۔ اینٹی پائیوریا۔ اینٹی بیکٹیریز ٹوتھ کیور دانتوں کا بہترین علاج

تفصیلی رسالہ مفت ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون نمبر ۲۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے سفر یورپ کے کوائف

(بقیہ صفحہ اول)

کے بورڈ لگے ہوئے ہیں۔ جھیلیں بھی خصوصًا ونڈرمیر کی جھیل۔ کشتیوں، بادبانی کشتیوں اور انواع و اقسام کے بجروں سے بھری ہوئی ہیں۔ امریکن اثر یہاں بھی آن پہنچا ہے اور بڑے بوڑھے جوان بچے بازاروں میں آئس کریم کی Cones کھاتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ دیہات اور وادیوں میں نہایت اعلیٰ سطح اور صاف ستھری سڑکوں کا جال بچھا ہوا ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سیر کے لئے انہی دور افتادہ ذیلی سڑکوں پر جہاں ٹریفک بھی برائے نام ہوتا ہے اور کہیں کہیں کچا … "کاٹیج" نظر آجاتی ہے تشریف لے جاتے ہیں جہاں نظارہ خوبصورت ہو وہاں رک بھی جاتے ہیں۔ اور کبھی تصویریں بھی لیتے ہیں۔ ایک موقع پر آج فرمایا کہ یہ سب اللہ تعالیٰ کی قدرت کے نظارے ہیں۔

آج سوا چار بجے شام مقررہ راستے پر سیر کے لئے روانگی ہوئی اور CARK کارک HAVERSTHWAITE ہیورستھویٹ TROVER گرائزبک GRIZEBECK TROVER ٹرودر کانسٹن CONISTON اور SPARKBRIDGE سے ہوتے ہوئے ساڑھے سات بجے شام واپس گرینج ہوٹل پہنچے شام کی چائے مسز اپل ہرڈمین MR. L. HERDMAN کے ہاں جو بروک فیلڈ میں (اور ٹرودر) ایک اکیلے چھوٹے سے خوبصورت مکان میں تن تنہا رہتی ہیں نوش فرمائی۔ حضور کو ایسے دیہاتی مکان جہاں ماحول سادہ اور بے تکلف ہوتا ہے بہت پسند ہے۔ مسز ہرڈمین تقریباً نوے سال کی بوڑھی خاتون ہیں۔ ایک ہی بیٹی تھی جو اب شادی شدہ ہے اور اپنے میاں کے پاس رہتی ہے۔ مسز ہرڈمین نے تنہائی دور کرنے کے لئے مکان کے باہر ناشتہ اور بستر کا نوٹس لگا رکھا ہے ایک نوٹس POTS OF TEA کا بھی ہے یعنی یہاں کیتلیاں بھر کر چائے ملتی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ چائے بنانے اور لانے میں مسز ہرڈمین کی مدد کی جائے چنانچہ مکرم امام بشیر احمد رفیق، مکرم میاں شاہد احمد خان، ڈاکٹر … احمد شاہ صاحب اور مکرم میاں انس احمد صاحب نے مسز ہرڈمین کا ہاتھ بٹایا۔

مسز ہرڈمین نے بتایا کہ اسے مذہب سے بے حد دلچسپی ہے اور وہ بہت حیران ہوئی جب اسے بتایا گیا کہ مسیح موعودؑ آچکے ہیں۔ اس نے لندن مسجد کا ایڈریس لکھ لیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے اچھی ہے اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ بھی خیریت سے ہیں۔ الحمدللہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا تمام احباب اور بہنوں اور عزیزوں کو محبت بھرا سلام بھجواتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں کہ ان ایام میں خاص طور پر اسلام اور احمدیت کی سربلندی کے لئے درد دل سے التزام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتے رہیں۔

وعدوں کی بروقت ادائیگی ضروری ہے

کوئی سکیم اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتی جب تک اس کے پروگراموں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مناسب اور بروقت فنڈ مہیا نہ کئے جائیں۔ نصرت جہاں سکیم کی کامیابی کے لئے بھی فنڈ کی ضرورت ہے۔ نصرت جہاں ریزرو فنڈ اسی غرض سے قائم ہوا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ وعدوں کی ادائیگی بروقت کریں۔

امراء اضلاع۔ امراء مقامی و صدر صاحبان مقامی سے التماس ہے کہ وہ ابھی سے اس کی فکر کریں۔ ان کی خدمت میں بروقت یاددہانیاں کی جا رہی ہیں۔ یہ کام بہت اہمیت کا حامل ہے جس کی طرف پوری توجہ کرنی چاہیئے جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

درخواست دعا

مکرم مرزا فتح دین صاحب نائب ناظر بیت المال آمد عرصہ سے گلے کے کینسر سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ ان دنوں میو ہسپتال میں ریڈیم تھراپی وارڈ میں زیر علاج ہیں ان کی حالت نہایت تشویشناک ہے بے حد کمزور ہو گئے ہیں۔

احباب جماعت اور صحابہ کرام اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مرزا حمید احمد
کارکن دفتر آڈٹ صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ

سیرالیون میں ہمارے ایک ہسپتال کی غیر معمولی مقبولیت

سیرالیون (مسنگی) سے برادرم ڈاکٹر طاہر محمود صاحب اپنے خط محررہ ۳؍۷؍۱۹۷۳ میں لکھتے ہیں:۔

"ہم نے یہاں ۱۹؍ستمبر ۱۹۷۲ء کو کام شروع کیا تھا۔ خدا تعالیٰ کا نہایت فضل اور احسان ہے کہ ہمارا کلینک دن بدن ترقی کر رہا ہے۔ اس کو اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہی کہا جا سکتا ہے کہ … ہم جانتے ہیں اور ہم ہر دم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہتے ہیں (SAFADU) سافاڈو یہاں کا ایک بہت بڑا شہر ہے اس شہر سے ۴۸ میل دور ہے وہاں سے بھی بلکہ اس سے آگے سے بھی بہت سے مریض آتے ہیں۔

چند دن ہوئے ہم سافاڈو گئے تھے وہاں پر پرائیویٹ دو ہسپتال ہیں۔ ان کے ڈاکٹر بھی سیرالیون کے ہیں ان سے ملاقات کی اور ہسپتال کو تفصیل سے دیکھا۔ باوجود اس کے کہ یہ ہسپتال ہمارے ہسپتال کے مقابلے میں بہت آرام دہ ہے۔ لیکن وہاں صرف پانچ مریض داخل تھے۔ جبکہ اس وقت ہمارے میڈیکل سنٹر میں ۱۳ مریض پڑے اور ہمارے تمام بستر Occupy ہیں ان میں سے چھ مریض سفادو کے ہیں اور ایک … سے ہے جو یہاں سے ۸۰ میل دور ہے"

احباب جماعت دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس میڈیکل سنٹر کو زیادہ سے زیادہ کامیاب کرے۔ اور اس کے ذریعہ اسلام کی شمع وہاں کے لوگوں کے دلوں کو منور کر دے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے جس خواہش کے پیش نظر مغربی افریقہ میں ۳۰ میڈیکل سنٹرز کھولنے کا پروگرام بنایا ہے وہ جلد از جلد مکمل ہو اور اس سلسلہ میں ہمارے جو ڈاکٹر خدمت دین میں مصروف ہیں ان کا ہر وقت اللہ تعالیٰ نگہبان ہو۔ آمین۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

ماہانہ رپورٹ بھجوانے والی لجنات اماء اللہ

ماہ جون کی مندرجہ ذیل لجنات کی طرف سے رپورٹیں موصول ہوئی ہیں جو لجنہ ماہانہ رپورٹ نہیں بھجواتی یہی سمجھا جائے گا کہ وہ کوئی کام نہیں کر رہی اس لئے بیداری کی طرف سب سے پہلا قدم یہی ہے کہ رپورٹ باقاعدہ آئے جس جس لجنہ نے ماہ جون کی رپورٹ ابھی تک نہیں بھجوائی فورًا بھجوا دیں فارم نہیں ہیں تو سادہ کاغذ پر۔ گزشتہ سالانہ اجتماع پر حضور ایدہ اللہ نے اسی طرف توجہ دلائی تھی کہ ہر لجنہ کو خواہ شہر کی ہو یا قصبہ کی یا گاؤں کی پورے طور پر بیدار ہونا چاہیئے۔ ماہ جون میں مندرجہ ذیل لجنات کی طرف سے رپورٹیں موصول ہوئی ہیں:۔

ربوہ۔ چنیوٹ۔ حسن پور چک ۱۲۱۔ جڑانوالہ۔ چک ۶۹ گھسیٹ پورہ (اپریل تا جون) کھاریاں (مئی جون) سرگودھا۔ خوشاب۔ بھیرہ۔ چک منگلا۔ ملتان۔ گوجرانوالہ۔ کوئٹہ۔ چونڈہ۔ جہلم۔ لاہور۔ ٹیکسلا۔ پشاور۔ ایبٹ آباد (مئی جون) سانگھڑ۔ جیکب آباد۔ گوٹھ چوہدری غلام محمد۔ باندھی۔ محمد آباد سٹیٹ۔ لطیف نگر فارم (مئی جون) احمد آباد سٹیٹ۔ جمیس آباد۔ حیدر آباد سندھ۔ بشیر آباد سٹیٹ۔ قصور۔ وزیر آباد۔ کیملپور۔ چک ۱۲۱ ج ب

ماہ مئی میں اعلان دینے کے بعد جن لجنات کی طرف سے رپورٹیں ملیں مندرجہ ذیل ہیں:۔

چنیوٹ۔ جڑانوالہ۔ تہال۔ گولے کی۔ سرگودھا۔ خوشاب۔ بھیرہ۔ چک منگلا۔ چک ۱۳۱ ج ب۔ چک ۳۳ ج ب۔ ملتان۔ گوجرانوالہ۔ چک ۳۰/۱۱ ایل۔ کوئٹہ۔ بھڑتانوالہ۔ سانگلہ ہل۔ جہلم۔ قصور۔ سانگھڑ۔ نواب شاہ۔ حیدر آباد سندھ۔ بشیر آباد اسٹیٹ۔ چک ۵ احمد آباد (مارچ تا جون) ڈیرہ غازی خان (اپریل تا جون)

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲